100274-غار حراء اور غار ثور میں جانے کا حکم

سوال

دیکھنے اور بطور مطالعہ کے غار حراء میں جانے کا حکم کیا ہے، اور اگر یہ حج کے ایام میں ہو تو کیا اس کا حکم مختلف ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اگر تو غار حراء میں جانے کا مقصد اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو تو یہ نئی ایجاد کردہ بدعت ہے اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ملتی، اور پھر عبادات میں اصل توقیف ہے یعنی جس طرح عبادات مشروع ہیں اسی طرح بجالانا ہونگی ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی جا سکتی، لہذا وہی مشروع ہوگی جو اللہ تعالی نے یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کی ہو.

اور اگر صرف دیکھنے اور مطالعہ کی غرض سے ہو تو اس سے نہیں روکا جا سکتا، لیکن اگر انسان کو خدشہ ہو کہ جاہل قسم کے لوگ اس سے دھوکہ کھائینگے اور جائز سمجھنا شروع کر دینگے اور وہ بھی اس کی اقتدا کرینگے اور وہاں جانا قرب کا باعث اور عبادت خیال کرینگے تو پھر دیکھنے اور مطالعہ کی غرض سے بھی وہاں جانا جائز نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے علاوہ باقی دوسری مساجد کی زیارت کرنا مثلا صفا پہاڑی سے نیچے جو مسجد بنائی گئی ہے اور جو ابو قبیس پہاڑ کے دامن میں مسجد ہے یا دوسری مساجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے آثار پر بنائی گئی ہیں، نہ تو ان کی زیارت کرنا سنت ہے، اور نہ ہی آئمہ کرام میں سے کسی نے اس کی مستحب قرار دیا ہے.

بلکہ مشروع تو یہ ہے کہ خاص کر مسجد حرام میں جایا جائے، اور باقی مشاعر مقدسہ یعنی میدان عرفات اور مزدلفہ اور صفا و مروہ اور اسی طرح پہاڑوں پر جانا اور مکہ کے ارد گرد مشاعر مقدسہ کے علاوہ دوسری جگھوں مثلا جبل حراء اور منی کے قریب پہاڑ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہاں فداء کا قبہ تھا وغیرہ جگھوں میں جانا نہ تو سنت ہے اور نہ رسول ان جگھوں کی زیارت کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، بلکہ ایسا کرنا بدعت شمار ہو گا" انتہی

ماخوذاز: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (144/26).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ ادا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سارے مسلمان تھے آپ سے پیچھے کوئی بھی مسلمان نہیں رہا مگر جسے اللہ نے چاہا، اور اس سارے عرصہ میں نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی کوئی صحابی غار حراء گئے اور نہ ہی اس کی زیارت کی اور اس کے علاوہ مکہ کے ارد گرد کسی اور جگہ کی زیارت بھی نہیں کی، وہاں صرف عبادت مسجد حرام میں اور صفا و مروہ کے مابین سعی میں اور منی و مزدلفہ اور میدان عرفات میں..

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین اور باقی سابقین اولین صحابہ کرام بھی کبھی غار حراء میں نہیں گئے اور نہ ہی وہاں جا کر نماز ادا کی اور نہ ہی اس میں دعاء کی.

یہ تو معلوم ہی ہے کہ اگر ایسا کرنا مشروع اور مستحب ہوتا جس پر اللہ تعالی اجرو ثواب دیتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ اس کا علم ہوتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بھی اس کو جانتے ہوتے، کیونکہ صحابہ کرام سب سے زیادہ اس کا علم رکھتے تھے، اور اپنے بعد آنے والوں کو اس کی رغبت دیتے.

جب ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نئی ایجاد کردہ بدعت ہے جسے وہ عبادت اور اللہ کا قرب اور اطاعت شمار نہیں کرتے تھے، اس لیے جس نے بھی اسے عبادت اور اللہ کا قرب اور اطاعت قرار دیا تو اس نے صحابہ کرام کے علاوہ کسی اور کا طریقہ اختیار کیا اور دین میں وہ چیز مشروع کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی" انتہی

ماخوذ از : اقتضاء الصراط المستقیم (425).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جبل نور پر چڑھتے اور اترتے ہوئے کئی ایک حجاج کے گرنے کا حادثہ ہو چکا ہے، بعض لوگ یہ تجویز دیتے ہیں کہ وہاں سیڑھیاں تعمیر کر کے باقی ساری اطراف میں لوہے کی جالی لگا کر بند کر دیا جائے تا کہ صرف مخصوص کردہ راستہ سے ہی اوپر اور نیچے آ جا سکیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"مذکورہ غار پر جانا نہ تو حج کے شعار میں شامل ہے اور نہ ہی اسلام کی سنت میں، بلکہ یہ بدعت اور اللہ کے ساتھ شرک کے ذرائع میں شامل ہوتا ہے، اس بنا پر لوگوں کو وہاں چڑھنے سے روکنا چاہیے، اور اوپر جانے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے وہاں سیڑھیاں تعمیر نہیں کریں؛ تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کیا جا سکے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس معاملہ (دین) میں کوئی ایسا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

متفق علیہ.

وحی کے نزول کی ابتدا ہونے کو چودہ صدیوں سے زیادہ عرص بیت چکا ہے، ہمارے علم میں تو نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے کسی ایک خلیفہ نے اور یا کسی صحابی نے ایسا کیا ہو، بلکہ آئمہ کرام میں سے بھی کسی ایک سے ایسا کرنا ثابت نہیں جنہیں ماضی کی تاریخ میں مشاعر مقدسہ کی ذمہ داری سونپی گئی کہ انہوں نے ایسا کیا ہو.

اور پھر یہ یاد رکھیں کہ ساری خیر و بھلائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ کی اتباع کرنے میں ہے، اور یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج کے موافق ہے اور پھر شرک کے سد ذرائع میں شامل ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (359/11).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بعض لوگ عمدا غار حراء میں یہ خیال کرتے ہوئے جاتے ہیں کہ ایسا کرنا سنت ہے، حالانکہ ایسا نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نبوت سے قبل غار حراء میں کئی راتیں عبادت کیا کرتے تھے، اور جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ غار حراء میں ہی تھے، لیکن اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہیں گئے اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کوئی صحابی وہاں گیا.

مکہ میں ایک اور غار بھی ہے جہاں لوگ جاتے ہیں اور وہ غار ثور کہلاتی ہے جس میں ہجرت کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھپے تھے، لوگ وہاں جانے کو بھی قرب کا باعث سمجھتے ہیں، نہ تو یہاں جانا سنت ہے، اور نہ ہی اللہ کے قرب کا باعث ہے، لیکن اگر کوئی شخص صرف اس لیے غار حراء یا غار ثور پر جاتا ہے کہ وہ اس کو دیکھ سکے لیکن وہ اسے قرب نہ سمجھتا ہو تو کیا اسے بھی روکا جائیگا اور یہ عمل غلط کہلائے گا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

اس کا انکار نہیں کیا جائیگا، بلکہ انکار اس شخص پر ہوگا یا اس شخص کو روکا جائیگا جو وہاں جانے کو قرب سمجھتا ہو اور ایسا کر کے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہو" انتہی

ماخوذ از : اللقاء الشہری (3/65).

واللہ اعلم.